بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۲ شعبان ۱۳۹۲ھ، ۲۲ تبوک ۱۳۵۱ہش، ۲۲ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

129

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۱ تبوک - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۲۱ تبوک - حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب آپکی صحت و سلامتی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار کے والد محترم مولوی قمرالدین صاحب فاضل چند دن سے اعصابی تکلیف اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انکی کامل و عاجل شفایابی کیلئے تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔

(خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) عاجز کی بیٹی عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ ایاز اپنے بچوں سمیت دارالسلام سے بحری جہاز کے ذریعہ پاکستان کے لئے روانہ ہو چکی ہیں۔

(۲) میرا بیٹا عزیزم عطاء الرحیم صاحب حامد ٹیچر احمدیہ سکول بو جے بو سیرالیون بھی پاکستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

احباب ان کے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) میرے داماد عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز ایجوکیشن آفیسر تنزانیہ سے مزید ٹریننگ کے لئے انگلستان بھجوائے جا رہے ہیں۔

احباب سے ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(خاکسار خادم ابو العطاء جالندھری)

تمام جماعتیں توجہ فرمائیں

بعض واقفین وقفِ عارضی نے اپنی رپورٹوں میں لکھا ہے کہ احباب جماعت انہیں کھانا پیش کرتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں اور منظور نہ کرنے پر واقفین سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

جملہ احباب پر واضح رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کے واقفین کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اپنی گرہ سے کھانے کا انتظام کریں۔ خود تیار کریں یا قیمتاً خریدیں۔ عرصۂ وقف میں وہ جماعتوں کے مہمان نہیں ہیں۔

جماعتیں اس ہدایت کی پابندی میں واقفین وقف عارضی سے تعاون فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے

سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوبتر اُس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

"دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوبتر اُس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ...... ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ کیونکہ صرف قصّوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصّے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو انکی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں۔ کیونکہ اب انکا نام ونشان نہیں بلکہ گذشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصّے حقیقت کے رنگ میں آگئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصّوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ ... ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کیلئے آفتاب ہے۔ جیسے اجسام کیلئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کردیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جبتک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کردیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے۔ کیونکہ اُس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اُسکی سچّی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا۔ اور کس نے صحتِ نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اُس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۸-۲۸۹)

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ؛ قائم مقام ایڈیٹر:- شیخ خورشید احمد

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۲ تبوک ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں غرباء کے حقوق کا تحفظ

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں بتایا گیا تھا کہ اسلام نے غرباء (بالخصوص مزدوروں) کے حقوق کے تحفظ کی خاص طور پر ہدائت کی ہے اور اس سلسلے میں تفصیلی احکام دیئے ہیں جنہیں اگر ہم ملحوظ رکھیں تو غرباء کے جملہ مسائل حل ہو سکتے ہیں اور دورِ حاضرہ میں امیر اور غریب کے درمیان جو کشمکش جاری ہے اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ (مطبوعہ الفضل ۱۶ تبوک) میں قرآن مجید کی روشنی میں اس موضوع پر بڑے اچھوتے اور بلیغ انداز میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ غرباء کا جو طبقہ ایک عرصہ سے ہر طرف سے ظلم و ستم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس کا

"ایک ہی ہمدرد ہے اور وہ ہے اسلام اور قرآنِ کریم کی حسین تعلیم"

اگر ہم قرآنِ عظیم کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اس نے جو اقتصادی نظریہ اموال کے متعلق پیش کیا ہے اور پھر اس نظریہ پر عمل درآمد کرنے کے لئے جو اصولی ہدایات دی ہیں۔ واقعی ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو غرباء کا سچا ہمدرد ہے اور جس نے ان کے حقوق کی ہر لحاظ سے حفاظت کرنے کی ضمانت دی ہے۔

اموال کے متعلق اسلام کا اقتصادی نظریہ یہ ہے کہ:۔

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعًا (البقرہ)

یعنی جس قدر اشیاء اس دُنیا میں موجود ہیں وہ سب خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں۔ کسی شخص کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ کہے کہ فلاں چیز صرف میرے لئے ہے دوسرے کے لئے نہیں ہے۔ ہر چیز پر بحیثیت انسان سب کو برابر حق حاصل ہے۔

پھر قرآنِ کریم نے غرباء کی خبر گیری کا خصوصی حکم دیا ہے۔ جو امراء ان کے حقوق ادا نہیں کرتے انہیں توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا۔ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ۔ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (البلد: ۶ - ۱۸)

اللہ تعالیٰ ان امراء کے متعلق جو اسراف سے کام لیتے ہیں اور غرباء کے حقوق ادا نہیں کرتے فرماتا ہے کہ کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اُن پر کسی کا زور نہیں چلے گا۔ اور کوئی انہیں دیکھنے والا نہیں ہے کہ کس طرح وہ اس روپیہ کو جو غرباء پر خرچ ہونا چاہیئے تھا اسراف میں ضائع کر رہے ہیں۔ کیا ہم نے انہیں آنکھیں نہیں دی تھیں جن سے وہ دیکھتے کہ ملک کا کیا حال ہے اور غرباء ان کی کتنی مدد کے محتاج ہیں۔ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ اور اگر وہ اپنی آنکھوں سے حقیقتِ حال کا مشاہدہ نہ کر سکتے تھے تو کیا ان سے یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ واقفِ حال لوگوں سے پوچھ ہی لیتے کہ اس وقت کہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ۔ وہ اس گھاٹی پر نہیں چڑھے جہاں چڑھ کر انہیں غرباء کی ضروریات نظر آسکتیں۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ۔ تمہیں کچھ معلوم بھی ہے کہ گھاٹی پر چڑھنے کا مطلب کیا ہے؟ فَكُّ رَقَبَةٍ۔ انہیں چاہیئے تھا کہ وہ ان لوگوں کی جو دُوسروں کی غلامی میں مجبوری اور بے کسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مدد کرتے تا کہ وہ آزاد فضا میں زندگی بسر کرتے۔ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ۔ انہیں غرباء اور مساکین کو کھانا کھلانا چاہیئے تھا۔ انہیں چاہیئے تھا کہ گرانی اور قحط کے دنوں میں غرباء کی خبر گیری کرتے اور يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ یتامیٰ کو کھانا کھلاتے۔ جو گویا زمین پر گرے ہوئے ہیں۔ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا۔ جب وہ یہ سب کچھ کر چکتے تو پھر بھی کسی پر احسان نہ جتاتے بلکہ عاجزی اور انکساری کی راہ اختیار کرتے اور سمجھتے کہ ہم نے اپنے رب کے حکم کو پُورا کرنے کی کوشش کی ہے وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ۔ اور ایک دوسرے کو تلقین کرتے کہ کمزوروں پر رحم کرو اور اُنکا خیال رکھو۔

یہ ہے اسلام کی وہ بنیادی تعلیم جو اس نے غرباء کے متعلق ہمیں دی ہے۔ اگر اسے ہم ملحوظ رکھیں تو غرباء کے حقوق پُوری طرح محفوظ ہو جاتے ہیں اور اُس بُعد اور منافرت کا بھی نام و نشان نہیں رہتا جس نے اس وقت امراء اور غرباء کے درمیان نفرت و حقارت کی ایک وسیع خلیج حائل کر رکھی ہے۔

اسلام جہاں غرباء کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے، وہاں وہ یہ بھی نہیں کہتا کہ امراء کے مال اور کارخانوں کو لُوٹ کر اپنے قبضہ و تصرف میں لے آؤ۔ وہ فردی آزادی کا بھی قائل ہے اور ہر شخص کو موقع دیتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اپنے لئے جائز آرام و آسائش کا سامان مہیا کرے کیونکہ ترقی کیلئے انفرادی آزادی بھی ضروری ہے ورنہ ایکدوسرے سے بڑھنے کی قابلیت اور جد و جہد ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ جو بالآخر غریب اور امیر دونوں کے لئے نقصان کا موجب ہے۔ بایں ہمہ اسلام یہ ضرور کہتا ہے کہ اس دنیا میں آنیوالے ہر انسان کی جائز ضروریات بہرحال پوری ہونی چاہئیں خواہ وہ غریب ہو یا امیر۔ چنانچہ خدا تعالیٰ بنی آدم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

ان لک ان لا تجوع فیھا ولا تعری و انک لا تظمؤا فیھا ولا تضحی (طٰہٰ)

یعنی اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم اس جنت میں رہو جس میں تم نہ بھوکے رہو نہ ننگے۔ نہ اس میں تم پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ میں پھرو گے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ بنی نوع انسان کو اس دنیا میں ایک ایسی جنت بنا کر رہنا چاہیئے جس میں ہر شخص کے لئے کھانے پینے اور رہنے سہنے اور تن ڈھانپنے کا انتظام ہو۔ گویا تمام بنیادی ضروریات زندگی ہر انسان کی بہرحال پوری ہونی چاہئیں۔ ایک طرف حد سے زیادہ دولت جمع نہ ہو۔ دوسری طرف غرباء کی ترقی کے سامان ہوں اور تیسری طرف ہر شخص کی بنیادی ضروریات پوری ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے معرکۃ الآراء لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" میں اس امر پر بڑی شرح و بسط کے ساتھ اور بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے۔ کہ اسلام کس طرح ہر شخص کے اور بالخصوص غرباء کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور ظلم اور بے انصافی کی جگہ رحم و شفقت۔ خدا ترسی۔ عدل اور انصاف کا حکم دیتا ہے اور ایسی متوازن تعلیم پیش کرتا ہے جو ہر طرح کی افراط و تفریط سے پاک ہے۔ حضور کا یہ لیکچر (جس سے استفادہ کر کے یہ سطور لکھی گئی ہیں) اس قابل ہے کہ ہر شخص اس کا مطالعہ کرے۔ کیونکہ موجودہ حالات میں اسلام کے اقتصادی نظام کے خد و خال اور اس کی بنیادی خصوصیات کا علم ہونا بہت ضروری اور وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ حضور نے اپنے اس لیکچر میں تفصیل کے ساتھ قرآنِ حکیم کی روشنی میں اسلام کے اقتصادی نظام کو بیان کرنے کے بعد اس کا خلاصہ یہ بتایا ہے۔

(۱) اسلام دولت جمع کرنے کے خلاف وعظ و تلقین کرتا ہے۔

(۲) دولت حد سے زیادہ جمع کرنے کے محرکات کی مخالفت کرتا ہے۔

(۳) جمع شدہ دولت کو جلد سے جلد بانٹنے یا کم کرنے اور حکومت کے روپیہ کو غرباء اور کمزوروں پر خرچ کرنے اور ان کی ضروریات کو بہرصورت مہیا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یہی حقیقی اور مکمل نظام ہے۔ کیونکہ اس سے

"(۱) اُخروی زندگی کے سامان بہم پہنچانے کا موقع ملتا ہے۔ (۲) سادہ اور مفید زندگی کی عادت پڑتی ہے۔ (۳) جبر کا اس میں دخل نہیں ہوتا (۴) انفرادی قابلیت کو کُچلا نہیں گیا۔ (۵) باوجود اس کے غرباء اور کمزوروں کے آرام اور ان کی ترقی کا سامان مہیا کیا گیا۔ (۶) پھر اس سے دشمنیوں کی بنیاد بھی نہیں پڑتی"

(اسلام کا اقتصادی نظام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک درویش صفت بزرگ — حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ

(محترم چوہدری عبدالواحد صاحب بی۔ اے ودیارتھی ربوہ)

کسی قوم میں نیک متقی اور عالم باعمل لوگوں کی موجودگی اس قوم کے لئے باعث رحمت ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو اپنی بشریت کا شدید احساس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی سے ہر لمحہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں اور ہر وقت نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے عزیزو اقارب اپنی قوم اپنے ملک اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

بزرگ ہستیاں قوم اور ملک کے لئے بمنزلہ ڈھال ہوتی ہیں۔ جن کے پیچھے لوگ آرام پاتے ہیں ان کا اپنا نیک نمونہ دوسروں کے لئے راہ ہدایت اختیار کرنے کا موجب ہوتا ہے اور پھر بعد میں آنے والی نسلیں اپنے سے پہلے نیک لوگوں کے کردار کو دیکھ کر انہیں لائنوں پر اپنی زندگیاں ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ پس جس طرح دیئے سے دیا جلتا چلا جاتا ہے اسی طرح نیکی سے نیکی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آنے والے لوگ حسب استعداد نیک اور پاکیزہ زندگی اختیار کر کے قوم اور ملک کی سربلندی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں جس قوم اور ملک میں جس قدر متقی۔ عالم باعمل دعاگو بزرگ ہوں گے۔ اسی قدر اس کے افراد اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مستحق ہوں گے اور جس قدر وہ ان برگزیدہ ہستیوں سے محروم ہوں گے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہنے والے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ تابعین اور تبع تابعین کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے نمونے ہیں وہ سراپا عبادت اور اطاعت تھے۔ تبلیغ و اشاعت دین کے لئے انہوں نے اپنا سب کچھ وقف کر رکھا تھا۔ ان میں سے ہر ایک بزبان حال کہتا تھا ؎

میرا مجھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سو تور
تیرا تجھ کو سونپتے کیا لاگے گا مور

یعنی میرا اپنا تو کچھ بھی نہیں۔ جو کچھ ہے وہ سب تیرا ہی ہے۔ اللہ میاں! اگر تیرا مال تجھے دے دوں تو میرا کیا نقصان ہے

اللہ اور اس کے رسول کے احکام دوسروں تک پہنچانے میں انہوں نے ہر ممکن تکلیف اٹھائی۔ اپنی زندگیاں قربان کر دیں اور پھر بھی یہی کہتے رہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اور جو قربانیاں انہوں نے کیں اس پر انہیں کوئی فخر نہیں وہ کہتے ہیں جو کچھ کیا اللہ تعالیٰ کی ہی دی ہوئی توفیق سے کیا۔ جیسا کہ کبیر نے کہا ہے ؎

نا کچھ کیا نا کر سکا۔ نا کرنے جوگ سریر
جو کیا صاحب کیا۔ تا بھئی بھیا کبیر

یعنی میں نے تو کچھ بھی کام نہیں کیا نہ کر سکتا تھا۔ نہ ہی میرے جسم میں طاقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوئی کام کر سکوں۔ جو کچھ بھی کیا خدا تعالیٰ نے ہی کیا۔ میرا وجود بھی محض اسکے طفیل ہے۔

اس وقت راقم الحروف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ایک نہایت متقی دعاگو اور درویش صفت بزرگ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ سے تعلق رکھنے والے چند ایک واقعات کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو ان کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

جماعت میں ابھی بہت سے ایسے احباب بفضل اللہ تعالیٰ موجود ہیں۔ جنہوں نے حضرت مولوی صاحبؓ کو بچشم خود دیکھا۔ ان کے ساتھ وقت گزارا۔ ان کی صحبت میں رہے۔ ان کے شاگردوں کی کافی تعداد موجود ہے۔ جنہوں نے ان سے علمی رنگ میں فیض حاصل کیا۔ یہ لوگ حضرت مولوی صاحبؓ کے علم و فضل، عادات و خصائل کے بارہ میں زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ راقم الحروف کو ان کی شاگردی کا شرف تو حاصل نہیں۔ البتہ کچھ عرصہ ان کے پڑوس میں رہنے کا موقع ملا۔ حضرت مولوی صاحبؓ مدرسہ احمدیہ میں قرآن و حدیث اور ادب کے استاد تھے۔ سکول کی ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد جب گھر میں آتے تو علم کے پیاسوں کی آمد و رفت شروع ہو جاتی۔ سکول کے بعد گھر میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہو جاتا ایک ناواقف شخص گھر میں لوگوں کی کثرت سے آنا جانا دیکھ کر یہی اندازہ لگا سکتا کہ شاید اس گھر میں کوئی خوشی کی تقریب ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی اس رنگ میں رنگین تھیں (اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے) بچوں کو بڑی محبت اور پیار سے قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا کرتی۔ سینکڑوں بچوں نے ان سے اس رنگ میں فیض پایا۔ میری عزیز بھتیجی رشیدہ نے بھی انہیں سے قرآن کریم باترجمہ پڑھا۔

حضرت مولوی صاحبؓ بڑے ہی سادہ اور خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ ہر وقت چلتے پھرتے نیچی نظریں کئے اپنے دھیان میں "یا حیّ یا قیّوم برحمتک استغیث" کا ورد کرتے رہتے۔ بات کرتے تو مختصر اور بامعنی۔ جواب دیتے تو تھوڑے الفاظ میں مگر مکمل۔ ان کی مختصر نویسی کی ایک مثال ایک صاحب نے یوں بیان فرمائی کہ ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب کسی عذر کی بناء پر مدرسہ میں ڈیوٹی پر نہ آسکے تو ہیڈ ماسٹر صاحب کو ان الفاظ میں درخواست بھیجی:۔

بِیْ مُتَاٌ یَتِمَّا رَخِّصُوْنِیْ
بِیَوْمٍ۔

کلاس میں اگر کسی طالب علم کو اس کی کسی بھول پر کچھ فہمائش کرتے تو بیسیوں بار استغفار پڑھتے۔

مدرسہ احمدیہ میں کچھ عرصہ کے لئے ایک شامی استاد پڑھاتے رہے ہیں جو خود درجن سے زیادہ زبانوں کے فاضل تھے وہ حضرت مولوی صاحبؓ کے علم و فضل کے بڑے مداح تھے۔

(۱)۔ ایک بار کسی غرض کے لئے خاکسار نے حضرت مولوی صاحبؓ سے دعا کے لئے عرض کیا تو بڑی شفقت کے ساتھ دھیمی آواز میں — جیسا کہ ان کی عادت تھی — فرمانے لگے "ہمیں بہت استغفار کرنا چاہیئے" گویا خاکسار کو راستہ بتا دیا کہ تم بھی یہ طریق اختیار کرو اور خود "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ" پڑھتے ہوئے چلے گئے۔

(۲)۔ دارالفضل (قادیان) میں آپ کا مکان مسجد نور سے کم و بیش نصف فرلانگ کے فاصلہ پر ہوگا۔ حضرت مولوی صاحبؓ گھر پر ہوتے تو ساری نمازیں باجماعت مسجد نور میں ادا کرتے۔ ایک دفعہ راقم الحروف شہر سے واپس اپنے گھر واقعہ دارالشکر کی طرف جا رہا تھا راستہ میں سڑک کے کنارے حضرت مولوی صاحبؓ کھڑے تھے۔ خاکسار سے دریافت فرمایا کہ آپ نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے عرض کیا شہر سے آرہا ہوں نماز ابھی نہیں پڑھی فرمانے لگے مسجد نور میں نماز ہو چکی ہے میں شامل نہیں ہو سکا۔ چلو آپ کے گھر پر جا کر نماز باجماعت ادا کریں۔ چنانچہ خاکسار کے گھر پر جا کر وضو کیا اور ہم نے باجماعت نماز ادا کی۔ حضرت مولوی صاحبؓ اگر چاہتے تو اپنے گھر پر ہی یا مسجد میں جا کر نماز پڑھ لیتے مگر نماز باجماعت کی اہمیت آپ کے دل میں اس قدر تھی کہ باوجود ضعیفی کے آنے جانے میں دو فرلانگ کا سفر طے کرنا برداشت کر لیا۔ مگر اکیلے نماز پڑھنا پسند نہ فرمایا۔

(۳)۔ ایک دفعہ جب کہ حضرت مولوی صاحبؓ مسجد نور میں نماز پڑھ کر واپس گھر کو جا رہے تھے۔ خاکسار بھی باادب ساتھ ساتھ چل رہا تھا وہ بھی خاموش اور خاکسار بھی خاموش۔ ایک مقام پر جا کر حضرت مولوی صاحب فرمانے لگے "آپ کے پاس کچھ وقت ہوگا؟" خاکسار نے اپنے پیشہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قیاس کیا کہ غالباً حضرت مولوی صاحبؓ کسی طالب علم کے بارے میں سفارش کرنا چاہتے ہیں کہ اس کو کچھ پڑھا دیا کرو۔ خاکسار ان دنوں بورڈ تحریک جدید میں ٹیوٹر تھا اور اسکول میں پڑھایا بھی کرتا تھا۔ خاکسار نے صبح تین چار بجے سے کر رات گیارہ بجے تک کی اپنی مسلسل مصروفیات بیان کر دیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ کچھ لمحے خاموش رہے۔ پھر ہلکی سی سانس بھر کر کہنے لگے "مرتے کے بعد اللہ میاں ہم ملاؤں سے پوچھے گا۔ دنیا میں تم نے کتنے لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ میرا خیال تھا اگر آپ کے پاس کچھ وقت ہوتا تو میں آپ کو قرآن کریم پڑھاتا" خاکسار دل میں بہت ہی نادم ہوا کہ میں نے کیا قیاس کیا اور حضرت مولوی صاحبؓ کی نیت کیا تھی۔

(۴)۔ ایک دفعہ مسجد نور میں نماز مغرب پڑھتے وقت حضرت مولوی صاحبؓ خاکسار کے دائیں طرف کھڑے تھے۔ اپنی لاعلمی کی وجہ سے سجدہ کے وقت خاکسار نے اپنی کہنیاں فرش پر ٹیکی ہوئی تھیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے پہلی رکعت میں خاکسار کی اس غلطی کو نوٹ کیا دوسری رکعت میں جب کہ خاکسار نے سجدہ بطریق سابق کیا تو حضرت مولوی صاحبؓ نے خاکسار کی کہنی اٹھا کر اوپر کر دی۔ اس وقت سے آج تک جب بھی خاکسار نماز پڑھتا ہے سجدہ کے وقت حضرت مولوی صاحبؓ یاد آ جاتے ہیں دل سے ان کیلئے دعائیں نکلتی ہیں جنہوں نے نہ صرف مجھے ایک شرعی غلطی سے بچایا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔

لَا یَبْسُطُ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ
اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ۔

ہمیشہ کے لئے ذہن نشین کر لینے کی توفیق بھی دی۔

(۵) ۱۹۴۷ء کے موسم گرما میں جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ڈلہوزی تشریف فرما تھے تو ہم چند "واقفین زندگی" کو بھی حضور نے ازراہ شفقت ڈلہوزی پہنچ جانے کا ارشاد فرمایا۔ ایک دن ہمیں ڈلہوزی کے ایک ایسے مقام سے گذرنے کا اتفاق ہوا جو آبادی سے بہت دور تھا۔ بعید تنہائی کا ماحول تھا۔ دیکھا حضرت مولوی صاحبؓ سامنے سے چلے آرہے ہیں گلے میں سفید کپڑے کا تھیلہ۔ مٹی کی دوات کے گلے میں دھاگہ ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے لٹکائے۔ گتے پر کلپ سے کاغذ لگائے ہاتھ میں کانے کی قلم سے کچھ لکھتے نہایت مدھم سی چال چل رہے ہیں۔ دور سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ چل نہیں رہے بلکہ کھڑے ہیں۔ السلام علیکم عرض کر کے دریافت کیا۔ حضرت کیا کر رہے ہیں۔ فرمانے لگے "حقیقۃ الوحی" کا عربی میں ترجمہ کر رہا ہوں۔ تھیلہ جو گلے میں لٹکایا ہوا تھا اس میں حقیقۃ الوحی کے کچھ اوراق۔ کچھ عربی ترجمہ کا مسودہ اور کچھ سفید کاغذ تھے۔

جن لوگوں کو موسم گرما میں کسی پہاڑی مقام پر جانے کا موقعہ ملتا ہے وہ اپنی معمول کی زندگی کی مصروفیات کو بھلا کر بے فکری اور فارغ البالی کے ماحول میں دن گذارتے ہیں۔ اچھی صحت بنانے کی کوشش کرتے ہیں مگر جن لوگوں کا مقصدِ حیات اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے وہ زندگی کے کسی لمحہ میں بھی اس مقصد کو ذہن سے ادھر اُدھر ہونے نہیں دیتے حضرت مولوی صاحبؓ نے بھی ڈلہوزی جا کر اس مقصد کو نہیں بھلایا۔ وہاں جا کر بھی خدمت دین کا جذبہ آپ پر غالب رہا۔

۶۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ کی زیر نگرانی خاص طور پر مدرسہ احمدیہ علمی وادبی استعداد بڑھانے کی غرض سے ہر جمعرات کو نماز مغرب کے بعد "مجلس ارشاد" منعقد ہوا کرتی تھی۔ جس میں سلسلہ کے کسی ایک عالم سے (اردو۔ عربی یا انگریزی میں) ایک تقریر کروائی جاتی۔ بعد میں طلبہ کو سوال و جواب کا موقعہ دیا جاتا۔ ایک دفعہ اس مجلس کا انتظام حضرت اُم طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے صحن میں کیا گیا اس دن حضرت مولوی صاحبؓ نے مسئلہ تقدیر پر عربی زبان میں نہایت روانی اور عمدگی کے ساتھ تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد حضرت میر صاحبؓ نے سامعین کو اجازت فرمائی کہ اگر کسی نے کوئی سوال کرنا ہو تو کرے۔ مگر جہاں تک خاکسار کو یاد ہے کسی نے کوئی نہیں کیا تھا۔

۷۔ ۱۹۵۶ء میں حضرت مولوی صاحب بیمار ہو گئے۔ پتلے دُبلے تو تھے ہی۔ عمر رسیدہ بھی تھے۔ حل بدن کمزوری بڑھتی گئی۔ حضرت مولوی صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ نے خاکسار کی بیوی سے ذکر کیا کہ حضرت مولوی کی اہلیہ محترمہ نے خاکسار کی بیوی سے ذکر کیا کہ حضرت مولوی صاحبؓ پر غنودگی طاری ہو گئی کافی دیر تک بیہوش رہے مگر کچھ عرصہ کے بعد پھر ہوش میں آگئے۔ فرمانے لگے۔ اوہو میں نے تو سمجھا تھا۔ اللہ میاں سے ملاقات ہو گی مگر میں تو پھر زندہ ہو گیا ہوں۔

ایک دُنیا پرست آدمی موت سے ڈرتا ہے اپنے بیوی بچوں عزیز رشتہ داروں سے جدائی کا خیال کر کے بے چین ہو اٹھتا ہے۔ عمر بھر میں پیدا کی ہوئی جائیداد کو چھوڑنے کا غم جان کنی کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے مگر وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہم نے جانا ہے ان کو دنیا چھوڑنے کا نہ صرف کوئی غم نہیں ہوتا بلکہ خوشی ہوتی ہے وہ تو اسباب کے منتظر ہوتے ہیں کہ کب اس عارضی گھر کو چھوڑیں اور اپنے معبود حقیقی سے ملاقات کر کے ابدی راحت حاصل کریں۔ ایک صوفی منش نے کیا خوب کہا ہے ؎

لوگ مرن سے ڈرت ہیں میرے من آنند
کب مریہوں کب پاؤں پورن پرم آنند

یعنی لوگ مرنے سے ڈرتے ہیں مگر مجھے خوشی ہے کہ کب مروں اور اس پیارے سے مل کر اور ابدی راحت حاصل کروں۔ حضرت مولوی صاحبؓ بھی بیشک انہیں بزرگ ہستیوں میں سے تھے جو دنیا کو ایک عارضی اور فانی بسیرا سمجھتے ہیں۔ اصل منزلِ مقصود جن کا وصالِ باری تعالیٰ ہوتا ہے۔ ایسے بڑے سکون کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ وہ گوہر مقصود کو پا رہے ہوتے ہیں ؎

بنگشت سے کیا دیئے جو اپنے گھر جا کے

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد
وعلیٰ آلِ محمد

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ ضلع خیرپور قریباً ایک ماہ سے متواتر بعارضہ بخار بیمار ہیں اور ایک ٹانگ میں شدید درد محسوس کرتے ہیں۔ احباب جماعت انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ممتاز احمد چیمہ [illegible] ضلع خیرپور

پروگرام تیسواں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

منعقدہ ۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء (اخاء ۱۳۵۱ ہش) بمقام ربوہ

پہلا دن — ۵ اخاء — جمعرات

صبح ۷.۰۰ تا ۱۰.۳۰	خدام وفد بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ داخلہ حاصل کریں گے اور دفتر اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کر کے خیمے نصب کریں گے
۱۰.۳۰ تا ۱۱.۰۰	حاضری و معائنہ صدر محترم
۱۱.۰۰ تا ۱۱.۱۵	خدام پنڈال میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں گے۔
۱۱.۱۵ تا ۱۱.۳۰	ھدایات ۱۱.۳۰ تلاوت قرآن مجید۔ عہد افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۱.۰۰ تا ۲.۰۰	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز (اس دوران سٹیج پر نظم خوانی کا مقابلہ ہوگا)
۲.۰۰ تا ۲.۲۰	نماز ظہر و عصر
۲.۲۰ تا ۲.۵۰	ذکر حبیبؑ ۲.۵۰ تا ۳.۲۰ پرچہ قرآن مجید و دینی معلومات
۳.۳۰ تا ۴.۳۰	تقریری مقابلہ معیار دوم ۴.۳۰ تا ۵.۱۵ فٹ بال ۱، فٹ بال ۲، کبڈی ۱
۵.۱۵ تا ۵.۵۵	فٹ بال ۳، کبڈی ۲، کبڈی ۳
۵.۵۵ تا ۶.۰۰	وقفہ برائے تیاری نماز ۶.۰۰ تا ۶.۴۵ درس قرآن مجید
۶.۴۵ تا ۷.۴۵	وقفہ برائے طعام (اس دوران سٹیج پر تقریری مقابلہ معیارِ سوم ہوگا)
۷.۴۵ تا ۸.۴۵	شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر) ۸.۴۵ تا ۹.۴۰ مقابلہ تلاوتِ قرآن مجید
۹.۴۰ تا ۱۰.۴۰	مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰.۴۰ شب بخیر

دوسرا دن — ۶ اخاء — جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳.۴۵ تا ۴.۱۵	بیداری و تیاری برائے نماز تہجد
۴.۱۵ تا ۴.۴۵	نماز تہجد ۵.۰۰ تا ۵.۱۵ نماز فجر
۵.۱۵ تا ۵.۳۵	درس القرآن
۵.۳۵ تا ۵.۴۵	تمام خدام پنڈال ہی میں تلاوت قرآن کریم کریں گے
۵.۴۵ تا ۶.۱۰	اجتماعی ورزش ۶.۱۰ تا ۷.۰۰ ناشتہ (اس دوران والی بال ۱، ۲، ۳ اور رسہ کشی ۱، ۲، ۳ کے مقابلے ہونگے)
۷.۰۰ تا ۹.۳۰	ورزشی مقابلے (انفرادی): ۱۰۰ گز، ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا۔ نشانہ غلیل، تھالی پھینکنا۔ وزن اٹھانا — علمی مقابلے: مشاہدہ و معائنہ۔ مضمون نویسی، مقررہ نظمیں زبانی سنانے کا مقابلہ، ترجمہ قرآن کریم، حفظ قرآن مجید اور مطالعہ احادیث کا مقابلہ
۹.۳۰ تا ۹.۴۵	ارشادات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹.۴۵ تا ۱۱.۱۵	شوریٰ (سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہونگی)
۱۱.۱۵ تا ۱۲.۰۰	وقفہ برائے طعام
۱۲.۰۰ تا ۱.۰۰	سب خدام تیار ہو کر جمعہ کیلئے ایک بجے تک مسجد اقصیٰ میں پہنچیں گے
۱.۰۰ تا ۳.۳۰	نماز جمعہ و عصر و واپسی مقام اجتماع
۳.۳۰ تا ۴.۰۰	علمی و مذہبی سوالات کے جوابات ۴.۰۰ تا ۴.۳۰ پرچہ ذہانت
۴.۳۰ تا ۵.۴۵	سیمی فائنل (کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال)
۵.۴۵ تا ۵.۵۵	وقفہ برائے تیاری نماز ۵.۵۵ تا ۶.۲۰ نماز مغرب و عشاء
۶.۲۰ تا ۶.۳۵	درس حدیث ۶.۳۵ تا ۷.۴۵ وقفہ طعام
۷.۴۵ تا ۸.۳۰	تلقین عمل ۸.۳۰ تا ۹.۳۰ تقریری مقابلہ معیار اول
۹.۳۰ تا ۱۰.۴۰	مقابلہ عام معلومات ۱۰.۴۰ شب بخیر

تیسرا دن — ۷ اخاء — ہفتہ

۳.۴۵ تا ۴.۱۵	بیداری و تیاری برائے نماز تہجد ۴.۱۵ تا ۴.۴۵ نماز تہجد

۵-۰۰ تا ۵-۱۵ نماز فجر ۵-۱۵ تا ۵-۳۵ درس القرآن
۵-۳۵ تا ۵-۴۵ تمام خدام پنڈال میں ہی تلاوت قرآن کریم کریں گے
۵-۴۵ تا ۶-۱۵ ورزش اجتماعی
۶-۱۵ تا ۷-۰۰ ناشتہ (اس دوران پیغام رسانی، رسہ کشی اور والی بال کے فائینل مقابلے ہوں گے)
۷-۰۰ تا ۷-۵۰ فٹ بال فائینل ۷-۵۰ تا ۸-۴۵ کبڈی فائینل
۸-۴۵ تا ۹-۱۰ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز واقعات
۹-۱۰ تا ۱۰-۱۰ تلقین عمل (مہتمین مرکزیہ)
۱۰-۱۰ تا ۱۱-۳۰ شوریٰ
۱۱-۳۰ تقسیم انعامات
اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
عہد و دعا
۱-۰۰ تا ۱-۱۵ نماز ظہر و عصر
۱-۱۵ کھانا دوپہر

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

مومن کی امتیازی شان پابندی عہد

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "جب منہ سے وعدہ کرو تو خواہ کچھ ہو اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔"

۲۔ "مومن کا قول اور فعل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو کچھ وعدہ کرتا ہے اسے سنجیدگی کے ساتھ بوقت پورا کرتا ہے۔"

۳۔ "خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکی کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے۔ جو عالم الغیب ہے ..... پس تم نے جو خدا تعالیٰ سے وعدے کئے ہیں ان وعدوں کی عظمت کو پہچانو۔"

تحریک جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں بہت قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن وصولی ابھی تک پورے معیار کو نہیں پہنچی۔ لہٰذا تحریک جدید کے بقایا داران کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اپنے کئے گئے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ عشرہ وصولی کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں۔ (قائم مقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ہش بمطابق ۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ وہ خدام کو اس میں شمولیت کی بھرپور تحریک کریں اور شامل ہونے والے خدام کی فہرست جلد از جلد منتظم بیرون کو بھجوا دیں۔
(منتظم بیرون سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دارالقضاء

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ معرفت مرزا نعمت اللہ صاحب مصنف بلڈنگ نزد سول ہسپتال جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے لڑکے ماسٹر عنایت اللہ وفات پا چکے ہیں ان کے پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ سے مبلغ نو صد پانچ روپے چالیس پیسے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں (۱) نعیم اللہ خالد عمر ۱۷ سال (۲) طارق احمد عمر ۱۲ سال پسران (۳) عابدہ ریحانہ عمر ۱۹ سال دختر۔ لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ فرمائیں۔ باقی وارثان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔
ناظم دارالقضاء ربوہ

مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔
(بشیر احمد صدر حلقہ سلطان پورہ۔ لاہور)

ضرورت برائے اکاؤنٹنٹ

ایک صنعتی ادارہ کے لئے لائق اکاؤنٹنٹ جو بوقت ضرورت کاروبار کی دیکھ بھال کی بھی لیاقت رکھتا ہو ضرورت ہے۔
تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائے گی۔ صرف اسی امیدوار کو رکھا جائے گا جو اپنی دیانت اور وفاداری کی ضمانت دلا سکتا ہو۔
رہائش مفت ہوگی۔
درخواستیں معرفت الفضل بینام ربوہ آنی چاہئیں۔

ضرورت معلم قرآن مجید

جماعت احمدیہ بہاولپور کو ایک معلم قرآن مجید کی ضرورت ہے۔ معلم صاحب قرآن کریم ناظرہ اور پورے ترجمہ کے ساتھ پڑھا سکتا ہو۔ عمر ۴۰ سال سے اوپر ہو۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ قرآن کریم پڑھانے کا جذبہ رکھتا ہو۔
تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار۔ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحبان سے سفارش کے ساتھ مورخہ ۷۲/۹/۲۵ تک ارسال فرمائیں۔
(چوہدری بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ بہاولپور)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا ستمبر کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے کہ دو چار روز تک پاکستان کے دور دراز کے علاقوں تک بھی یہ پرچہ مل جائے گا۔ لیکن اگر پرچہ آپ کو نہ ملے (کم از کم ایک ہفتہ انتظار کرنے کے بعد تک) تو آپ ہمیں ضرور اطلاع دیں۔ اگرچہ آپ کو ایک پوسٹ کارڈ لکھنے کی زحمت تو گوارہ کرنی پڑے گی۔ لیکن ہمارے لئے یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ ہمیں پتہ چلے کہ ہماری ڈاک کس حد تک محفوظ ہے اور کہاں توجہ کی ضرورت ہے
ماہنامہ تحریک جدید ایک ایسا پرچہ ہے جو بیرون پاکستان احمدیہ جماعتوں کی کارکردگی سے اپنے قارئین کو باقاعدگی کے ساتھ مطلع کرتا رہتا ہے۔ تحریک جدید کے مطالبات کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات بھی احباب جماعت تک پہنچاتا ہے۔
بچوں اور نوجوانوں کے دلوں میں وقف زندگی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے یہ پرچہ نہایت خاموشی کے ساتھ لیکن موثر طریق پر کام کر رہا ہے
اگر آپ کے گھر میں یہ پرچہ نہیں آ رہا تو آپ اسے ضرور منگوائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۔/۲ روپے ہے۔
(مینیجنگ ایڈیٹر)

حب اکسیر اٹھرا
اٹھرا کا بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج
قیمت مکمل کورس ۔/۲۰ روپے
حب نور چشم
اولاد نرینہ کا بفضل تعالیٰ کامیاب علاج مکمل کورس ۔/۲۶ روپے
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

پلاٹ برائے فروخت

پلاٹ ۱۸/۳ دارالرحمت وسطی ۱ مرلہ چار دیواری سمیت
پلاٹ کے اردگرد ہے پانی میٹھا۔ اسٹیشن تعلیمی ادارے مسجد اقصیٰ نزدیک ہے خط و کتابت درج ذیل پتہ پر کی جائے
۱۔ ڈاکٹر محمد خان چوہدری جودھ پور بستی بشیر آباد ضلع...
۲۔ لطیف احمد مکان ۱۸/۲۸ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔

دعائے مغفرت

محترمہ رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عظیم بخش صاحب (والدہ چوہدری سلطان علی صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ سلطان پورہ لاہور) مورخہ ۷۲/۹/۸ بروز منگل ۲۳ بجے صبح مکھن پورہ (حلقہ سلطان پورہ) لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے اسی دن جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر تصنیف و اشاعت نے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب امیر مقامی نے دعا کرائی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں

ضروری اعلان

جملہ ایسی جماعت ہائے احمدیہ جہاں پر مجلس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۳۰-۴-۷۲ کو ختم ہو چکی ہے لہٰذا فوری طور پر صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مکرم صدر صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوایا جائے۔ تا منظوری نیا انتخاب سابق صدر و نائب صدر حسب قواعد اپنے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے
۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم ۱/۳ ہے۔ صرف بیمار مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ بقایا دار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔
۳۔ صدر موصیان کا انتخاب صدر صاحب مجلس کارپرداز ربوہ کے نام بھجوایا جائے
۴۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔

لہٰذا جہاں پر ممکن ہو صدر موصیان کے ساتھ نائب صدر موصیان کا انتخاب ضرور کروایا جائے۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔

ناظر اعلیٰ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اہالیان ربوہ کی خصوصی توجہ کے لئے

مورخہ ۱۵ ستمبر سے مجلس صحت کے تحت ربوہ کی فضا کو خوشگوار اور ماحول کو خوبصورت بنانے کے لئے شجرکاری کا مہینہ شروع ہے۔ اس عرصہ میں اہالیان ربوہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے گھروں کے سامنے صفائی کریں اور پودے لگائیں اور ان کی حفاظت کا انتظام کریں۔

پودے دفتر کمیٹی آبادی سے معمولی قیمت پر مل سکتے ہیں۔

صدران محلہ اور زعماء کرام انصار اللہ و خدام الاحمدیہ بھی اجتماعی طور پر اس کو کامیاب بنانے میں پوری کوشش کریں۔ تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے ربوہ میں نمایاں خوشگوار فضا پائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس صحت ربوہ)

خریداران الفرقان کو اطلاع

ماہ ستمبر کا پرچہ جملہ خریداران کے نام پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ اس پرچہ میں تحقیقی و علمی مضامین کے علاوہ عربی و اردو نظمیں اور شذرات بھی قابل مطالعہ ہیں۔ کراچی کے رسالہ "ترجمان اہلسنت" کے ختم نبوت نمبر کا جواب بھی ہے۔

جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام رسالہ وی پی کیا گیا ہے وہ توجہ سے وصول کریں شکریہ۔ سالانہ چندہ سات روپے ہے۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع

قائدین خدام الاحمدیہ سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر چندہ سالانہ اجتماع بھجوائیں تاکہ جملہ انتظامات احسن رنگ میں پایہ تکمیل کو پہنچ سکیں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر خادم کو اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کیلئے تیاری کرنی چاہیئے۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات دی جا رہی ہیں۔ تمام جماعتوں خصوصاً دیہاتی جماعتوں کی صدروں سے درخواست ہے کہ اپنی جماعتوں میں یہ اعلانات کر دیں۔

۱۔ اجتماع پر ہر لجنہ کی نمائندگی ضروری ہے۔ خواہ کتنی چھوٹی ہے۔
۲۔ کسی خاتون یا بچی کے قیام و طعام کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر نہیں ہوگی اگر اس کے پاس صدر لجنہ اماء اللہ یا پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق نہ ہوگی خواہ وہ نمائندہ ہو یا زائرہ۔
۳۔ ہر پچیس پر ایک نمائندہ کا شامل ہونا ضروری ہے
۴۔ اسی موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی ہوگی۔ اس کے ایجنڈا کے لئے تجاویز ۱۰ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ تمام تجاویز لجنہ اماء اللہ کے آئندہ پانچ سالہ پروگرام کے متعلق ہوں۔
۵۔ ہمارا مالی سال ۳۰ ستمبر تک ختم ہو رہا ہے۔ جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک بہت سی لجنات ایسی ہیں جنہوں نے اپنا مجوزہ بجٹ پورا نہیں کیا۔ اپنی لجنات کا جائزہ لیں اور فوری طور پر اپنے بقایا جات مرکز کو روانہ کر دیں۔ تاکہ ہمارا بجٹ جو آپ سب کی منظوری سے بنایا جاتا ہے پورا ہو جائے۔
۶۔ ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بھجوا دے۔

مریم صدیقہ
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اجلاس مجلس ارشاد مرکزیہ

مجلس ارشاد مرکزیہ کا ماہانہ اجلاس ۲۳ ماہ تبوک مطابق ۲۳ ستمبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں مکرم شیخ عبد القادر صاحب

۱۔ "حضرت نوح کے طوفان پر از روئے قرآن مجید بائیبل اور تاریخ کی روشنی میں مقالہ" پڑھیں گے۔
۲۔ مساجد سے تعلق اندوزی (تاریخ و تفصیل) پر مکرم جناب سید عبد الحی صاحب مقالہ پیش کریں گے۔
۳۔ مکرم محترم جناب پروفیسر ملک مبارک احمد صاحب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

"یدعون لک ابدال الشام"

کے متعلق سنائیں گے۔
۴۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔
۵۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اجلاس میں شرکت فرما ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

احباب بکثرت شمولیت فرمائیں۔

خاکسار ابو العطاء
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب کاتب الفضل عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور ان دنوں طبیعت زیادہ علیل ہے جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ شافی خدا شفا بخشے آمین

(صدرالدین احمد خوشنویس الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴